www.novelsclubb.com
NC arts
فریب تیری ذات کا
از قلم مریم بتول جکھڑ
IG / FB: NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

فریب تیری ذات کا

از قلم

مریم بتول جکھڑ

www.novelsclubb.com

اسلام آباد کی سڑکوں پر گاڑیوں کی آمد ورفت جاری تھی۔ گہری دھند میں یونیورسٹی کی دیواریں چھپ گئی تھیں۔

"ہیلو حیدر سر! اُمید کرتا ھوں کہ آپ ٹھیک ھوں گے۔ میں ھوں الفریڈ۔ میرا تعلق انگلینڈ سے ھے اور میں ایک اسٹوڈنٹ ھوں۔ اکثر آپ کے مذھب پر دیئے گئے لیکچرز میری نظروں سے گزرے ھیں اور اُن میں سے کچھ تو میں نے سنے بھی ھیں اور یہ اندازہ لگایا ھے کہ آپ کے پاس بہت سی ایسی باتوں کا علم ھوگا جن کے جواب میں جاننا چاھتا ھوں۔"

وہ خالی پڑے کلاس روم میں اپنے سامنے لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا تھا۔ رات ھی کو اپلوڈ کیے گئے لیکچر کے نیچے آئے ھوئے کمینٹس میں سے ایک پر اُسکی نظر پڑی اور وہ اُسے پڑھنے لگا۔ اُس نے آگے پڑھنا چاھا۔ مگر اُسی لمحے دروازے پر دستک ھوئی اور اُس کے ساتھ ھی دروازہ کُھلتا چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

مسٹر حیدر____لگتا ھے کہ آپ بھول گئے ھیں مگر آپ کی تشریف آوری کا "

!! بے حد انتظار کیا جارھا ھے____پلیز کَم

وہ اُسے کچھ خفگی اور طنزیہ نظروں سے دیکھتے ھوئے بولا۔

اوہ نو۔۔۔ "اُس کے لبوں سے بے اختیار ھی نکلا۔"

میں واقعی بالکل بھول گیا تھا۔۔۔مجھے بس ایک منٹ دو سیفی۔ "اُس کا انداز "

معذرت خواہانہ تھا۔

اور وہ اپنے سامنے کُھلی اسکرین پر تیزی سے کچھ ٹائپ کرنے لگا۔ سیف نے اُسے

دیکھتے ھوئے ایک گہرا سانس لیا اور واپس پلٹ گیا۔ اسکے جانے کے کچھ ھی لمحوں

بعد حیدر بھی کمرے سے باھر نکل گیا۔

★★★★★★

جونہی وہ اسٹوڈنٹس سے بھرے ہال میں پہنچا تو سب سے پہلے اُسکی نظر سر توصیف پر پڑی تھی۔ وہ اُسے تھکی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ حیدر نے اپنے چہرے پر شرمندگی ظاہر کی تو اُنہوں نے شانے اُچکا دیئے۔

مائیک کے سامنے کھڑی غزل نے بھی اُسے آتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور اب وہ اُسے اسٹیج پر آنے کی دعوت دے رہی تھی۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا مائیک تک پہنچا q تھا۔

اسلامُ علیکم! سب سے پہلے تو میں آپ سب سے اور پھر سر توصیف سے معذرت" کرنا چاھتا ھوں، کہ آپ کو میرا انتظار کرنا پڑا۔" وہ بولا تو ہال تالیوں سے گونجنے لگا۔ یہ یونیورسٹی کے ھر ڈیپارٹمنٹ سے آئے ھوئے لوگ تھے۔ اور وہ سب ھی حیدر کو اچھی طرح جانتے تھے کیونکہ وہ پچھلے ایک سال سے اِس یونیورسٹی میں سب سے زیادہ پہچانا جانے والا نام تھا۔ وہ ایم۔فل کا اسٹوڈنٹ تھا اور اُس ایک سال میں ایسا کوئی سیمینار نہیں تھا جس میں حیدر نے اپنا حصہ نہیں ڈالا تھا۔

تو آج کا جو موضوع ہے ہمارے پاس وہ ہے ____ مسلمان کی پہچان۔"اُس نے" ہال میں داخل ہوتے ہی وہ پوسٹر دیکھا تھا جس پر آج کا موضوع یہی لکھا تھا۔اور اُسے بلکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ آج وہ اِس موضوع پر بات کرنے والا ہے کیونکہ سر توصیف نے رات ہی کو اُسے کال کرکے سیمینار میں آنے کا بتایا تھا مگر وہ اپلوڈ کررہا موضوع پوچھنا بھول گیا تھا اِس لئے کہ اُس وقت وہ اپنا تیار کردہ لیکچر تھا اور آج بھی وہ اِسی لئے سیمینار میں جانا بھول گیا تھا کیونکہ اُسے موضوع کا ہی علم نہیں تھا۔

اور اب وہ بغیر کسی تیاری کے وہاں لیکچر دینے کو کھڑا تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا بولنے والا ہے مگر اللہ کا نام لیتے ہوئے اُس نے بولنا شروع کیا تھا۔

مسلمان کا نام لبوں پر آتے ہی اُس کے ذہن میں سب سے پہلے جو چیز آئی تھی اُس نے وہیں سے شروع کیا۔

"اللہ تبارک وتعالی قرآن مجید میں منافقین کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: ''کیا یہ سمجھتے ھیں چھوٹ جائیں گے اتنا کہہ کر کہ ھم یقین لائے اور اِنہیں آزمایا نہ جائے گا؟''(العنکبوت-2)

اور ھم نے جانچا ھے اُن کو جو اُن سے پہلے تھے اور البتہ معلوم کرے گا اللہ جو ''لوگ سچے ھیں اور معلوم کرے گا جھوٹوں کو۔''(العنکبوت-3)

وہ پہلے عربی پڑھتے ھوئے پھر اُسکا ترجمہ کرنے لگا۔

بے شک اللہ آزماتا ھے ھر انسان کو۔ایسا نہیں ھے کہ اللہ انسان کو اِس لئے آزماتا ھے کہ اُسے اُسکی حقیقت نہیں معلوم ھوتی۔اکثر ایسا ھی ھوتا ھے نا کہ جب لوگوں میں سے ایک کو دوسرے پر بھروسا نہیں ھوتا تو دوسرا کہتا ھے کہ مجھے آزما کر دیکھ لو،اور وہ اُسکی حقیقت تک پہنچنے کے لئے اُسے آزماتا ھے۔مگر یہاں معاملہ دو لوگوں کے درمیان نہیں،اللہ اور انسان کے درمیان ھے۔سمجھتے ھو نا اللہ؟ وہ جو غیب کا علم جانتا ھے وہ اللہ،انسان کو آزما رھا ھے تو صرف اِس لئے تو نہیں آزما رھا

ھو گا کہ انسان کی حقیقت کا پتہ چلے، وہ تو پہلے ھی سب جانتا ھے پھر کیوں آزماتا ھے؟"اُسکا انداز خاصا پیشہ ورانہ محسوس ھو رھا تھا۔

"اِس لئے کہ انسان کو اُسکی اپنی حقیقت دِکھا سکے، وہ اصلیت جس سے ھم بھاگتے پھرتے ھیں______جب اللہ آزماتا ھے تو وہ اصلیت کھل کر سامنے آجاتی ھے۔۔۔اور ھم جیسے منافق لوگ ظاھر ھو جاتے ھیں اور چھپنے کی جگہ نہیں ملتی۔۔۔وہ دھوکہ جو ھم اللہ کو دے رھے ھوتے ھیں جب ھمیں پتہ چلتا ھے کہ اصل میں وہ دھوکہ ھم اپنے آپ کو دے رھے تھے تو ھم اپنے آپ ھی سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رھتے، کسی کے سامنے حقیقت ظاھر ھو جانا اور اپنے سامنے اپنی اصلیت کھل جانا دو مختلف چیزیں ھیں، تکلیف زیادہ تب ھوتی ھے جب خود کے سامنے اصلیت کھل جائے۔" ایک لمحے کو وہ سانس لینے کے لئے رُکا۔

"وہ اِس لئے کیونکہ لوگوں کے سامنے حقیقت ظاھر ھونا دنیا کی نظر میں بُرا بننا ھے اور اپنے سامنے اپنی ھی حقیقت دیکھنا اپنے آپ کی نظر میں بُرا بننا ھے، انسان کبھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھی خود کو برا تسلیم نہیں کرنا چاھتا اور یہی وہ وقت ھے جب انسان کو تکلیف ھوتی ھے۔اور یہی وہ لمحہ ھے جب اللہ کی آزمائش ھم پر اثرِ دکھاتی ھے، لیکن کبھی کبھی یہ آزمائش ھی ھمارے لئے عذاب کی صورت اختیار کر لیتی ھے، ھمارا مال____ وہ مال جو اللہ نے ھمیں دیا ھے وہ ایک آزمائش ھے مگر جب ھم حد سے تجاوز کرتے ھیں تو یہی مال ھم پر عذاب کی طرح بھاری پڑ جاتا ھے۔

وہ ایسے کہ جب ھم زیادہ مالدار ھوتے ھیں تو زیادہ مغرور ھوتے ھیں، اور اپنے تکبر میں اِس حد تک بڑھ جاتے ھیں کہ غریب انسان ھمیں انسان ھی نہیں لگتا۔ اور اللہ کو تو یہ بات پسند ھی نہیں کہ کوئی انسان خود کو کسی دوسرے سے برتر سمجھے، یا کسی دوسرے کو خود سے کمتر سمجھے، یہ بات ھماری انسانیت کے خلاف ھے، کوئی بھی انسان کسی دوسرے پر سوال اُٹھا ھی نہیں سکتا، کیونکہ انسان کو یہ حق نہیں دیا گیا کہ وہ کسی کی امیری یا غریبی پر سوال اُٹھائے۔اور جس طرح ھم کسی کی غریبی کو نشانہ نہیں بنا سکتے بالکل ایسے ھی ھم کسی کے مذہب پر سوال اُٹھانے کے بھی حامل

نہیں ھیں۔" یہ کہہ کر وہ ایک پل کے لئے خاموش ھوا۔ یہاں تک تو سب بہت اچھے سے سنتے رھے مگر آگے وہ کیا کہنے والا تھا یہ وھی جانتا تھا۔

آپ کو مسلمان کی پہچان دیکھنی ھے؟ پہلے مجھے یہ بتائیے کہ منافق کون ھوتا ھے" ؟" اُس نے ایک سوال اُٹھایا۔

منافق کا نام سن کر ذہن میں سب سے پہلے کیا آتا ھے؟" وہ بولا۔ ہال میں" سرگوشیاں ھونے لگیں۔

یقیناً آپ سوچ رھے ھوں گے کہ ایسا انسان جو دکھاوا کرتا ھے، مسلمان ھونے کا" دکھاوا کرتا ھے مگر درحقیقت وہ مسلمان نہیں ھوتا، ایسا شخص جس کا ظاھر کسی اور طرف اور باطن کچھ اور ھوتا ھے۔ یہی ھوتا ھے نا منافق؟" اُسکی آواز اتنی خوبصورت تھی کہ اگر وہ کوئی بے معنیٰ بات بھی کر رھا ھوتا تو لوگ اُسے سنتے۔

آپ میں سے کتنے لوگ مسلمان ھیں؟" سوال عام لہجے میں پوچھا گیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

ہال میں موجود تمام ھی لوگوں نے ھاتھ اوپر اُٹھایا تھا۔غالباًوہاں بیٹھا ھر شخص ھی مسلمان تھااور اگر کوئی غیر مسلم تھا بھی تو اکثریت کے لحاظ سے چند ایک۔

اچھاتواب مجھے یہ بتایئے کہ آپ میں سے کتنے لوگ ایسے ھیں جو مسلمان ھونے" کے ساتھ ساتھ مسلمانی کا ھر فریضہ بھی ادا کرتے ھیں؟ کتنے لوگ سچے مسلمان ھیں؟"ھر طرف سکتہ چھا گیا تھا۔حیدر نے ایک ایک شخص کو دیکھا۔کسی کی بھی ہمت نہیں پڑی تھی یہ کہہ سکے کہ وہ ایک سچا مسلمان ھے۔

کچھ دیر سکوت طاری رھا جسے حیدر کی آواز نے توڑا۔

آپ کو تو دور جانے کی ضرورت ھی پیش نہیں آئی_____آپ کے اپنے اندر" ھی آپکو ایک منافق مل گیا۔"وہ یوں بولا جیسے آسانی ھو گئی ھو۔سامنے بیٹھے لوگوں کے چہروں کو ایک دم ھی شرمندگی نے آگھیرا۔

ایک آدمی کے لئے اِس سے زیادہ شرمناک بات کیا ھو گی کہ جس مذہب کو وہ مانتا" ھے اُسی کے بارے میں لاعلم ھے۔

منافقین کون ھوتے ھیں؟ کون ھیں وہ جنہیں اللہ نے کہا ھے کہ یہ صرف زبان ھی سے اقرار کرتے ھیں؟ وہ ھم ھیں____اور ھم جیسے کئی اور مسلمان جو یہ سمجھتے ھیں کہ محض یہ کہہ کر ھم آزاد ھو جائیں گے کہ ھم ایمان لائے۔۔۔فقط یہ کہہ دینے سے کہ آپ مسلمان ھیں اور آپ ایک اللہ کو مانتے ھیں، آپ مومن بن جاتے ھیں؟ کیا مومن بننا اتنا آسان ھے کہ زبان سے ایک قول کہہ دیا اور آپ مومن بن گئے؟ نہیں____ایسا نہیں ھوتا۔"اُس نے سانس لیا۔

"مومن بننے کے لئے ایمان چاھئے ھوتا ھے۔ کیا کلمہ طیبہ پڑھ لینے سے ایمان مل جاتا ھے؟ ھاں مل جاتا ھے لیکن تب جب اُسے دل سے تسلیم کیا جائے۔ لیکن ایمان ھے کیا؟ آپ میں سے کتنے لوگ جانتے ھیں کہ ایمان کیا ھے؟"اُس نے رُک کر سامنے بیٹھے ایک ایک شخص کو دیکھا۔ وہ اُنہیں بولنے کے لئے وقت دے رھا تھا۔ مگر ھال میں موجود ہر شخص کے لب جیسے مقفل کر دیئے گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

ایمان، یقین ہوتا ہے، توکل ہوتا ہے۔ ایمان وہ ہے کہ جو آپ کو بند غاروں سے "
نکال لاتا ہے، ایمان وہ ہے کہ جو ضرورت پڑنے پر مکڑی کے جالے سے بھی
حفاظت کرتا ہے ہماری، ایمان وہ ہے کہ جلتے کوئلوں اور تپتی ریت پر گھسیٹا جارہا ہو
تب بھی زبان سے احد، احد کے الفاظ جاری رہیں، اور ایمان تو وہ ہوتا ہے کہ اپنے
پورے خاندان کو اپنی نظروں کے سامنے شہید ہوتے دیکھ کر بھی محض اللہ کی رضا
کے لئے صبر کے ساتھ ثابت قدم رہا جائے۔ " وہ چپ ہوا تو جیسے ایک سحر ٹوٹ
گیا۔

کیا ہے آپکا ایمان ایسا؟ اب خود سے پوچھیں، کیا ہیں آپ مومن؟" اور وہاں "
بیٹھے ہر شخص کا سر شرمندگی سے جھک گیا تھا۔

میرا مقصد آپکو شرمندہ کرنا نہیں ہے، میرا مقصد آپکو حقیقت سے آگاہ کرنا ہے، "
میرا مقصد آپکو خبردار کرنا ہے، مرضی آپکی ہے کہ آپ کو منافقوں کی طرح
مسلمانی کا روپ لے کر اس دنیا میں جینا ہے یا حالتِ ایمان میں اللہ کی رضا کی خاطر

عزت سے مرنا ھے، فیصلہ آپکا ھے۔" وہ اُسی سنجید گی سے کہہ کرا سٹیج سے اُتر چکا تھا۔ سوال وجواب کا سیشن بھی نہیں ھوا تھا، ہال میں سناٹا چھایا رھا، ھر کوئی اپنی جگہ پر ساکت تھا۔ یہاں تک کہ وہ دروازہ کھول کر اُس میں سے گُم ھوتا ھوا دکھائی دیا۔

★★★★★★★

آج کا سارا فارغ وقت اُس نے اتاش کے ساتھ ھی گزارا تھا۔ وہ بہت پیاری باتیں کرتا تھا۔ اِسی لئے وہ اُسے بہت کیئر نگ بھی لگتا تھا۔ اور وہ آہستہ آہستہ اپنی بہت ساری باتیں اُس سے شئیر کرنے لگی تھی۔ وہ اُس کی باتیں تحمل سے سنتا تھا اور پھر صحیح جگہ پر رائے بھی دے دیتا۔ پچھلے ڈیڑھ سال سے وہ دونوں ایک دوسرے سے واقف تھے۔ اِس سارے عرصے میں ایک دوسرے کو جاننے اور پہچاننے کے کئ موڑ آئے تھے اُن کی زندگیوں میں مگر پھر بھی ایک دوسرے کو مکمل اور صحیح پہچاننا وقت لیتا ھے۔ اُن کے پاس بھی ابھی وقت تھا۔

www.novelsclubb.com

پتہ ھے جب سے تم میری زندگی میں آئے ھو____ مجھے لگتا ھے کہ میں خوش رھنے لگی ھوں۔" علما کے چہرے پر چمک تھی۔

تو مطلب اِس سے پہلے تم خوش نہیں تھی؟" وہ جینز کی جیبوں میں ھاتھ ڈالے اُسکے ساتھ چلتے ھوئے پوچھ رھا تھا۔

وہ سوچتے ھوئے بولی۔ "آ آ۔۔۔شاید اتنی نہیں۔"

اور اب تم ھمیشہ ایسے ھی خوش رھو گی۔" وہ مسکرا کر بولا۔اور علما نے ایک جھٹکے اُسے دیکھا۔تو کیا اُس کا مطلب ھے کہ وہ ھمیشہ میرے ساتھ رھے گا؟اِسی لئے وہ مجھے ھمیشہ ایسے ھی خوش دیکھنا چاھتا ھے۔وہ اُس کے چہرے کو دیکھتی سوچ رھی تھی۔

یونیورسٹی سے واپس آ کر وہ سیدھی اپارٹمنٹ پہنچی تھی۔اندر داخل ھوتے ھی اُس نے مہک کو دیکھا تھا،وہ اپنے سامنے لیپ ٹاپ کھولے بیٹھی تھی۔اُسکا حلیہ معمول کے مطابق،پنک گاؤن اور چہرے کے گرد سفید اسکارف لپیٹے ویسا ھی تھا۔

کیا کر رھی ھو؟ پہلے سے بہتر ھو؟" وہ اپنا بیگ ایک جگہ رکھتے ھوئے پوچھنے لگی۔"

کچھ نہیں بس ایک لیکچر دیکھ رھی تھی۔۔۔ھاں پہلے سے بہت بہتر ھوں۔" اُس" نے جواب دیا اور لیپ ٹاپ بند کر کے اُس کی جانب مڑی۔

تم بتاؤ______آج کا دن کیسا تھا؟" مہک نے پوچھا، تب تک وہ دراز کے سامنے" بیٹھی اپنی پینٹنگ بُک نکال چکی تھی۔

"ھاں بہت زبردست تھا، میریکل، ایلون، اتاش سب سے ملاقات ھوئی۔"

اوہ_____" وہ بھی اُس کے چہرے پر اطمینان دیکھ کر خاموش ھوگئی۔"

وہ پُرجوش سی بولی اور اپنی پینٹنگ والی کتاب اور برش "چلو رنگ بناتے ھیں۔" لے کر باھر چلی گئی۔ مہک بھی اُسکے پیچھے چل دی۔ وہ صبح کی نسبت بہتر دکھائی دے رھی تھی۔

وہ اب گھاس پر بیٹھی بڑی مہارت سے ایک رنگ پر دوسرا ڈال رہی تھی جب مہک نے اُس کے ساتھ بیٹھتے ہی کہا۔

ہر رنگ میں ایک الگ رنگ ہوتا ہے علما اور ہر رنگ دوسرے رنگ سے مختلف ہوتا ہے، جب تمام رنگ ایک ساتھ نظر آتے ہیں تو نظریں اُن پر ٹھہر سی جاتی ہیں۔ رنگوں کی خوبصورتی آنکھوں کو تب ہی بھاتی ہے جب سارے رنگ ایک ساتھ پڑے ہوں، مگر تب کشش نہیں رہتی جب ہر رنگ الگ سے دِکھے۔

"نہیں مہک! ایسی بات نہیں ہے، طرح طرح کے رنگوں کو ایک ساتھ دیکھنا اور بات ہے اور ایک ہی رنگ کو دیکھنا الگ ہے۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ مختلف رنگ جب ملتے ہیں تو اُنہیں دیکھ کر خوشی ملتی ہے، لیکن کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم ایک باغ میں ایک ہی رنگ کے تمام پھول دیکھتے ہیں، مان لو کہ سرخ گلابوں کا ایک باغ ہے، ہم تو اپنے ہوش کھو بیٹھتے ہیں، وہ پھول اس قدر خوبصورت ہوتے ہیں کہ ہمیں اُن میں کسی اور رنگ کو دیکھنے کی چاہت نہیں

رھتی ـــــــــ رنگ ایک ھی ھونا چاھیے۔۔۔۔ لیکن وہ۔۔۔۔جو یونیک اور سچا ھو۔" اپنی ڈھیلی شرٹ کے بازوؤں کو کہنیوں تک موڑے وہ سامنے پڑے اُن رنگوں کو دیکھ کر مسکرائی۔دن ڈھلنے کے ساتھ سردی بھی بڑھ رھی تھی مگر وہ اِس سے بالکل بے نیاز بیٹھی تھی۔آنکھوں کے سامنے چہرے پر جھولتے بالوں کو پیچھے کی جانب اڑستے ھوئے وہ اب دوبارہ کام کی طرف متوجہ ھوئی۔

تم نے بہت اچھی بات کہی ــــــ اور مجھے اچھا لگا کہ تم ایسا سوچتی ھو۔" مہک نے" نرمی سے کہا۔

کیسا سوچتی ھوں میں؟" اُس نے وضاحت چاھی۔"

یہی کہ رنگ ایک ھی چنو ــــــ جو سچا ھو اور جو یونیک ھو، جانتی ھو علاوہ ایک" رنگ کون سا ھے؟" وہ کھوئے ھوئے انداز میں بولی۔

کون سا؟" اُس نے ناسمجھی سے پوچھا۔"

صبغۃ اللہ۔۔۔" اُس کے جواب پر علما نے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔"

"اللہ کا رنگ ____ سچا اور یونیک۔۔۔اِس رنگ میں رنگ جاؤ علما۔۔۔۔کسی اور رنگ کی چاہت نہیں رہے گی۔" اُس نے سامنے پڑی پینٹنگ بُک کو دیکھتے ہوئے سکون سے کہا، جہاں ھر رنگ کسی دوسرے رنگ سے مل کر ایک نیا رنگ ظاھر کر رہا تھا۔

وہ کہہ کر اُٹھی اور دوبارہ اپارٹمنٹ کی اندر چلی گئی۔ علما کچھ پل کے لئے اُس کی بات کا مطلب سوچتی رھی پھر سر جھٹک کر دوبارہ پینٹنگ کی طرف متوجہ ھوگئی۔ وہ مہک کی باتوں کو زیادہ نہیں سوچتی تھی کیونکہ وہ کبھی بھی اُن کی تہہ تک نہیں پہنچ پائی تھی۔

★★★★★★★

وہ اپنے کمرے میں ساکت سا وجود لئے بیٹھی تھی۔ کھڑکیوں سے چھن کر آتی ہلکی ہلکی روشنی شیشے کے میز پر پڑتی ھوئی دکھائی دے رھی تھی۔ اِس روشنی میں فضا میں

www.novelsclubb.com

تحلیل ھوتے چھوٹے چھوٹے ذرات بھی دکھائی دے رہے تھے۔وہ خاموشی سے بیٹھی کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھ رھی تھی۔وقفے وقفے سے اُسے ہچکی آرھی تھی مگر وہ بغیر کسی ردِ عمل کے اُسی حالت میں بیٹھی رھی۔بھوری آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے تھے۔چہرے کی رنگت بھی زرد ھورھی تھی اور کُھلے سیاہ بالوں کی کچھ لٹیں چہرے پر جھول رھی تھیں۔

سفیرہ۔۔۔"وہ جو صوفے پر بیٹھی کب سے اُسے بغور دیکھ رھی تھی دھیرے" سے بولی۔اُسکی آواز نے سفیرہ کو متوجہ نہیں کیا تھا۔

سفیرہ۔۔۔"اِس بار وہ کچھ بلند آواز میں بولی تو وہ ایک جھٹکے سے اُسے دیکھنے لگی۔"

"ھوں۔۔؟"

کب سے ہچکی لگی ھے تمہیں۔۔۔اُٹھ کر پانی کیوں نہیں پیتی؟"مہیرہ کا لہجہ" بہت تھکا ھوا تھا۔جیسے وہ اُسے دیکھ کر بُجھ سی گئی تھی۔سفیرہ چہرہ اُٹھائے اُسے دیکھتی رھی پھر لاپرواہی سے بولی۔

”کیوں کسی کی یادوں میں خلل ڈالوں میں؟“

مہیرہ نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔ پھر زخمی سا مسکراتے ھوئے پوچھنے لگی۔

”تم اِس بات پر یقین رکھتی ھو کہ کسی کے یاد کرنے پر ہچکیاں آتی ھیں؟“"

یقین کرنے میں حرج ھی کیا ھے۔۔۔ کبھی کبھی تو میں سوچتی ھوں کہ جب اللہ“ انسان کو یاد کرتا ھے تو ایک ھی ہچکی میں اپنے پاس بلا لیتا ھے۔۔۔۔ پھر لوگوں کے پاس یہ اختیار کیوں نہیں کہ وہ کسی کو یاد کرنے پر اُسکی ایک جھلک ھی دیکھ سکیں؟“ اُسکا ذہن کہیں بہت دور کھویا ھوا الگ رھا تھا۔ وہ کہیں سے بھی نارمل دکھائی نہیں دے رھی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم کیوں اپنے ذہن پر اتنا زور ڈالتی ھو سفیرہ؟ خود کو کیوں اتنا تھکا رھی ھو“ تم۔۔۔ کیا تمہیں نہیں لگتا کہ انسان کی یہ منفی سوچ اُسے اندر ھی اندر کھا رھی ھوتی ھے؟ انسان اتنا مضبوط نہیں ھو سکتا کہ ایک طویل عرصے تک اپنی ھی ”سوچوں سے لڑ سکے۔۔۔۔ لیکن پھر بھی وہ خود کو فریب دیتا ھے۔۔۔ کیوں؟

مہیرہ کو اُسکی حالت پر ترس آتا تھا۔اُسے اپنی وہ پہلے والی سفیرہ واپس چاہئے تھی۔وہ جو حقیقت کو تسلیم کر کے اُسے اللہ پر چھوڑ کر پُر سکون ھو جایا کرتی تھی۔

سفیرہ نے خاموش نگاھوں سے اُسے دیکھا۔پھر عجیب سے انداز میں مسکرائی۔

وہ لڑکی جو کسی اور کو فریب کی نذر کر آئی ھو وہ خود کو کیا فریب دے گی ماھی؟"

جانتی ھو جب انسان کو اپنے سب سے اھم رشتوں کی ضرورت ھوتی ھے اور وہ اُس سے منہ موڑ لیتے ھیں تو کتنی تکلیف ھوتی ھے؟ مجھے بھی ایسی ھی تکلیف ھو رھی ھے۔۔۔مجھے اپنا آپ،اپنا وجود اتنا بے معنی سا لگنے لگا ھے کہ کبھی کبھی میں خود کو ختم کر لینا چاھتی ھوں۔بس ایک چیز ھے میرے پاس جو مجھے کچھ بھی غلط کرنے سے روک لیتی ھے۔۔۔"اُسکی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی تھی۔مہیرہ کی آنکھوں میں اذیت تھی۔وہ بچپن سے لے کر اب تک ھمیشہ ھر قدم پر اُسکے ساتھ رھی تھی۔اُسکی تکلیف اُسے اپنی تکلیف لگتی تھی۔

"وہ میرا ایمان ہے ماہی۔۔۔۔جو مجھے ہر اُس چیز سے روک لیتا ہے جو میرا نفس مجھ سے کروانا چاہتا ہے، میں اب کم از کم اللہ کو دھوکہ نہیں دے سکتی۔" وہ مضبوط لہجے میں بولی۔ مہیرہ نے ایک گہرا سانس خارج کیا۔

"میں ذہنی طور پر بیمار نہیں ہوں ماہی۔۔۔۔یہ لوگ جو ہمارے ماں باپ بنے ہوئے ہیں۔۔۔۔یہ جو ہر روز مجھے سائیکاٹرسٹ کے پاس لے جاتے ہیں۔۔۔کیا یہ نہیں جانتے کہ یہ انسانی خون کے رشتوں کی دوری ہے جو ہمیں ذہنی مریض بناتی ہے ؟مجھے اپنا آپ تب بہت کمزور لگتا ہے جب میں سوچتی ہوں کہ میرے پاس میرا بھائی نہیں ہے۔ماں کو تو کچھ کہنا ہی جرم ہوگا میرے لئے۔۔۔وہ تو آج تک اپنے اُس رشتے کو بچانے کی سعی میں لگی رہی جسے کبھی جُڑنا ہی نہیں چاہئے تھا۔اور باپ۔۔۔۔" اُس کے لہجے میں ہر طرف طنز گھُل گیا تھا۔

"کیا کوئی باپ اپنی اولاد کو دھمکیاں لگاتا ہوا اچھا لگتا ہے ؟ہمارا باپ تو اولاد کی زندگیوں میں بھی اپنا مفاد ڈھونڈتا ہے۔۔۔۔کیا تمہیں نہیں لگتا ماہی کہ ہماری

ذہنی بیماری کے ذمے دار ھمارے اپنے والدین ھیں؟"سفیرہ کی آواز میں نفرت تھی،اُسکا لہجہ زہر آلود ھو رھا تھا۔مہیرہ نے اپنے رخسار پر گیلا سا لمس محسوس کیا تھا۔

زندگی ہر کسی پر مہربان تھوڑی نا ھوتی ھے۔"ماھی نے ٹوٹے ھوئے لہجے میں کہا۔" یوں جیسے ہتھیار ڈال دیئے ھوں۔

تم میرے لئے پریشان ھو رھی ھو گی ناماھی۔۔۔میرے لئے پریشان مت ھوا" کرو میں بیمار نہیں ھوں۔"وہ زبردستی مسکرائی اور اُٹھ کر پردے برابر کر دیئے۔

مہیرہ نے فقط اُسے بے بسی سے دیکھا تھا۔

★★★★★★★

مہیرہ رات جلدی سو گئی تھی مگر اُسے نیند نہیں آرھی تھی۔۔۔اُسے وہ خواب ستا رھا تھا اور پھر بھائی کی یاد بھی۔

وہ بالکونی میں کھڑی باھر لگے پیڑوں کے پیچھے سے جھانکتے چاند کو دیکھ رھی تھی۔ ٹھنڈی فضا اُسکے چہرے سے ٹکراتی ھوئی گزر رھی تھی۔اُسے اب لگنے لگا تھا کہ سکون بھری نیند کا تصور وہ اُسی وقت کر سکتی ھے جب اُسے کبھی نہ اُٹھنے کے لئے سونا ھو گا۔

کبھی کبھی انسان اپنی ھی زندگی سے بیزار نظر آنے لگتا ھے۔۔۔۔یا پھر وہ اُس دنیا میں نہیں جینا چاھتا جہاں اُس کا سامنا لوگوں سے ھو۔۔۔۔وہ چاھتا ھے کہ اُس کی ایک الگ دنیا ھو۔۔۔جہاں کوئی اُسے پوچھنے والا نہ ھو، جہاں نہ اُسے کسی سے کوئی غرض ھو اور نہ کسی کو اُس سے۔ جہاں رشتوں ناطوں کا کوئی تصور نہ ھو۔۔۔۔اور جہاں انسان آزاد ھو۔وہ بھی ایسی ھی بیزار نظر آرھی تھی۔

رحمٰن کے بندے رحیم نہ ھوں تو پھر وہ رحمٰن کے بندے تو نہ ھوئے، کیسے رحمٰن" کو ماننے والا شخص خود سفاک ھو سکتا ھے؟ جس کے دل میں اللہ ھو وہ تو کبھی بھی نفرت نہیں کر سکتا۔۔۔۔یا پھر شاید اُن کے دل میں اللہ سے زیادہ دنیا کی محبت

www.novelsclubb.com

ھے۔۔۔ھاں میرے لئے تو اُن کی سفا کی یہی ثابت کرتی ھے کہ وہ دنیا کی رونقوں کی چاھت رکھتے ھیں، مال کی چاھت رکھتے ھیں، لیکن اولاد کی نہیں۔۔۔۔مال اور اولاد دو چیزیں ھیں کہ جنھیں اللہ نے آزمائش بنایا ھے انسان کے لئے۔۔۔وہ اولاد والی آزمائش سے تو آزاد ھو گئے مگر مال نے اُنہیں ایسا اندھا کر دیا کہ وہ اولاد کی محبت بھی بھول گئے۔۔۔۔"آخر میں اُسکی آواز بھرا گئی تھی۔

باپ تو بہت محبت کرنے والا ھوتا ھے۔۔۔باپ تو اولاد کا سُپر ہیرو ھوتا" ھے۔۔۔کوئی باپ خود اپنی ھی اولاد کو خود سے ھی دور کر کے کیسے زندہ رہ لیتا ھے ؟اُسے بھی کہیں نہ کہیں تھوڑی سی تکلیف تو ھوتی ھو گی۔۔۔دوسرے رشتوں پر تو بھروسا نہیں کیا جا سکتا مگر کم از کم اِن رشتوں کو تو اِتنا مضبوط ھونا چاھئے کہ ایک انکار کی بنیاد پر ایک دوسرے سے الگ نہ ھوں۔۔۔یہ تعلق تو ایسا ھے کہ جسے ھم مر کر بھی جھٹلا نہیں سکتے تو پھر ھم چھوٹی سی بات کو وجہ بنا کر کیوں اپنے رشتوں کو انا کی بھینٹ چڑھا دیتے ھیں۔"اُسکے دل میں موجود تکلیف کی ہلکی سی رمق اُسکے

چہرے پر ظاہر ہوئی تھی۔اُسے وہ دن یاد تھا جب بابا نے زبردستی حیدر بھائی کی شادی کرنا چاہی تھی۔

حیدر کی عمر تب صرف اکیس برس تھی جب اُنہوں نے اپنا فیصلہ اُس پر مسلط کرنا چاہا۔وہ ایک بڑے گھرانے کی لڑکی سے حیدر کی شادی کر دینا چاہتے تھے تا کہ اُن کے ساتھ تعلقات کو اور مضبوط بنا کر بزنس میں فائدہ حاصل کر سکیں۔

اُس روز وہ کالج سے واپس آئی تھی۔جب حیدر، بابا کی کسی بات پر اونچی آواز میں بول رہا تھا۔

مجھے آپ کی یہ ڈیل شدہ شادی منظور نہیں ہے۔۔۔آپ کے لالچ کو پورا کرنے“ کے لئے میں کبھی بھی اُس خاندان میں شادی نہیں کروں گا،یہ بات لکھ لیں آپ۔”وہ دھاڑا تھا۔وہ وہیں دروازے کے بیچ کھڑی سنتی رہی۔

میں بھی دیکھتا ہوں کہ کس طرح تم وہاں شادی نہیں کرتے۔”وہ بھی اُسی کے“ لہجے میں بولے تھے۔

آپ کو کیا لگتا ھے کہ آپ جو بھی کہیں گے میں مان لوں گا؟ میں اِس گھر سے کہیں دور چلا جاؤں گا مگر آپ کی بات کبھی بھی نہیں مانوں گا______ ھر شخص کو حق ھے کہ وہ اپنا ساتھی خود چنے، میں کبھی بھی آپ کو یہ حق نہیں دوں گا کہ میری زندگی کے اتنے اھم فیصلوں کو آپ ایک بزنس ڈیل بنا کر پیش کر دیں۔" اُس نے اِس سے پہلے کبھی بھی حیدر کو اِس طرح بولتے ھوئے نہیں سنا تھا۔ مدیحہ بیگم بھی دل پر ھاتھ رکھے اُن دونوں کو سن رھیں تھیں، اُن میں اِتنی ھمت نہیں تھی کہ مداخلت کرتیں۔

میں نے تمہارے لئے کیا نہیں کیا ھے؟ تمہیں اچھی یونیورسٹی میں بھیج کر تعلیم" دلوائی اور اب تم میرے ھی خلاف کھڑے ھو رھے ھو؟" وہ ماتھے پر بل ڈالے ھوئے بولے۔

یہ آپکا فرض ھے کہ اگر اولاد کو پیدا کیا ھے تو اُسکی پرورش کریں، اُسے تعلیم" دلوائیں، آپ مجھے یہ نہیں جتا سکتے کہ آپ نے کوئی احسان کیا ھے مجھ پر۔۔۔ لیکن

میرے پاس یہ حق ہے کہ اپنے لئے خود اُس لڑکی کو چُنوں جس کے ساتھ مجھے ساری زندگی گزارنی ہے، میں یونہی کسی کے ساتھ بھی شادی کر کے نہ اُسے خوش رکھ سکتا ہوں اور نہ خود خوش رہ سکتا ہوں۔" وہ دوٹوک انداز میں بولا۔

ٹھیک ہے پھر۔۔۔ اگر تمہیں اِتنا ہی شوق ہے اپنی زندگی کے فیصلے خود کرنے کا" تو جاؤ۔۔۔ میں تمہیں اپنی ساری جائیداد سے عاق کرتا ہوں۔۔۔۔ اب صرف تب ہی اِس گھر میں لوٹنا جس دن اپنی زندگی کے فیصلے کرنے میں کامیاب ہو جاؤ۔" وہ چٹانوں کی سی سختی لئے بولے تھے۔اُن کے لہجے میں تلخی تھی، غرور تھا۔حیدر نے سُرخ ہوتی نگاہوں سے اُنہیں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کہاں جائے گا وہ؟" مدیحہ بیگم نے پہلی بار مداخلت کی تھی۔

تم چُپ رہو_____ اگر چاہو تو تمہیں بھی اِس کے ساتھ ہی بھیج دیتا" ہوں۔۔۔ کوئی پرواہ نہیں ہے مجھے کسی کی، جو بھی آزادی چاہے، وہ جا سکتا ہے۔"

اُنکا لہجہ اِتنا سخت تھا کہ دروازے میں کھڑی وہ خود بھی کانپ گئی تھی۔ حیدر بغیر کچھ کہے اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا جب پیچھے سے آتی اُن کی آواز پر رُک گیا۔

"تمہارا اب مجھ سے اور نہ ھی میرا تم سے کوئی تعلق ھے، اِس لئے میرے گھر کی کوئی بھی چیز لے جانے کی ضرورت نہیں ھے، اپنے آپ کو خود بناؤ ____ تمہیں

اُن کی آواز میں طنز تھا۔ حیدر "پتہ چلے گا کہ بزنس ڈیلز ایسے ھی نہیں ھو جاتیں۔ اُن کی طرف پلٹا پھر ایک ایک لفظ پر زور ڈالتے ھوئے بولا۔

"آج اگر اللہ نے آپ کو اِتنا دیا ھے کہ اُس پر اِترانا آپ اپنا فرض سمجھتے ھیں تو یاد رکھئے، وہ جو دیتا ھے تو واپس بھی لے سکتا ھے۔" اُس نے اپنا آخری جملہ کہا اور باھر کی جانب قدم بڑھا دیئے۔

اُس نے دروازے میں کھڑی سفیرہ کو ایک آخری بار سینے سے لگایا تھا۔ وہ جو تب سے وھاں ساکت کھڑی سب کچھ سن رھی تھی، اُس سے ملتے ھی وہ رونے لگی تھی۔

بھائی مت جائیں۔۔۔۔بھائی۔۔۔ ھمیں چھوڑ کر مت جائیں۔۔۔۔بھائی۔" وہ" بمشکل بولی تھی۔وہ اُس کے ماتھے پر بوسہ دے کر چلا گیا تھا۔اُس نے کچھ بھی نہیں کہا تھا۔۔۔اُس نے تو واپس آنے کا وعدہ تک نہیں کیا تھا۔

جب تک وہ اِن سارے خیالوں سے باھر آئی تو اُسکے رخسار آنسوؤں سے تر ھو چکے تھے۔

میں اب مزید چُپ نہیں رہ سکتی______میں بابا سے دو ٹوک بات کروں" گی۔۔۔پھر چاھے وہ مجھے بھی ھمیشہ کے لئے اِس گھر سے جانے کو کہہ دیں.۔۔۔میں اِس تکلیف میں جینے کے بجائے یہاں سے چلے جانا ھی بہتر سمجھتی ھوں۔"اُس نے بہہ چکے آنسوؤں کو صاف کیا۔اور اپنی ساری سوچیں جھٹک دیں۔لیکن اکثر سوچیں یوں آسانی سے جھٹک دینے سے ھمارا پیچھا نہیں چھوڑ تیں۔

وہ بھی کسی ایسی ھی کشمکش کا شکار وہیں نیچے بیٹھتی چلی گئی۔

اُسے نہیں خبر کے رات کے کس پہر وہ اُٹھ کر کمرے میں گئی تھی۔

★★★★★★★★

وہ شام کے قریب اپنے کام سے فارغ ھوا تھا۔گاڑی آفس سے نکال کر اب اُسکا رُخ سیدھا اپنے اپارٹمنٹ کی طرف تھا۔کلائی میں موجود سیاہ گھڑی پر وقت دیکھتے ھوئے اُس نے گاڑی کی رفتار مزید بڑھادی تھی۔رضا کی آج آفس سے چھٹی تھی۔وہ احمد کا کولیگ تھا۔احمد نے اُسے خود اپنے ساتھ اپارٹمنٹ میں جگہ دی تھی۔رضا ایک سادہ لوح انسان تھا۔احمد کو رضا کی معصومیت پر کبھی بھی شک نہیں رہا تھا۔پچھلے ایک سال سے وہ دونوں ساتھ تھے۔

www.novelsclubb.com

گھر کے باھر گاڑی کھڑی کرکے وہ روانی سے چلتا ھوا اندر داخل ھوا تھا۔

مغرب کا وقت ھو چکا تھا۔اُس نے رضا کو اسٹڈی میں کام کرتے ھوئے دیکھا۔اُسے اپنے آنے کی خبر کی پھر وضو کے بعد نماز کے لئے کھڑا ھو گیا۔یہ اُسکا روز کا معمول تھا۔وہ ہر روز مغرب سے پہلے گھر پر ھوتا تھا۔

ابھی وہ نماز پڑھ کر اُٹھ رہا تھا کہ اُس نے رضا کو اسٹڈی سے نکلتے دیکھا۔

تمہیں بھی کبھی اتفاق ھوا ھے اللہ کو یاد کرنے کا؟" احمد سنجیدہ تھا۔"

رضا نے چونک کر اُسے دیکھا۔احمد کا چہرہ پُر نور تھا۔اُسے سنجیدگی سے دیکھتی ھوئی سرمئی نگاھیں چمکدار تھیں۔ ہلکے گیلے بال ماتھے کو چھو رھے تھے۔کتنا پُر کشش محسوس ھو رھا تھا اُسکا وجود۔

سوری یار۔۔۔میں آج سارا دن اتنا مصروف رھا ھوں کام میں کہ اب بہت" تھکن محسوس ھو رھی ھے۔۔۔کل پڑھ لوں گا نا۔" رضا سست روی سے بولتے ھوئے صوفے پر دراز ھو گیا۔احمد نے سرد نگاھیں اُس پر ڈالیں پھر ذرا سکون سے پوچھا۔

وہ اپنے ماتھے پر بکھرے بال "کس نے کہا کہ کل تک تم زندہ رہو گے؟"
ھاتھوں سے پیچھے کرتے ھوئے ننگے پاؤں کارپٹ پر چلتا اُس تک آیا۔احمد اب بالکل
اُس کے سر پر کھڑا تھا۔

رضا نے آنکھیں پوری کھول کر اُسے دیکھا۔

اُٹھ رھے ھو یا ابھی قتل کر دوں تمہیں؟" احمد کا لہجہ ہنوز سنجیدگی لئے ھوئے تھا۔"
یہی انداز تھا اُسکا اگر اِس دنیا میں نماز سے فارغ ہو کر قتل کی دھمکی دینے والا کوئی
شخص تھا تو وہ احمد جبریل ھی تھا۔رضا کو اُس سے خوف محسوس ھوا۔اُس سے کچھ
بعید بھی نہیں تھا۔وہ فوراً سے اُٹھا۔

www.novelsclubb.com

کیا ھو گیا ھے۔۔۔۔ڈر اکیوں رھے ھو، جا رھا ھوں میں۔" وہ خفگی سے بولا تو احمد"
نے پیچھے ھوتے ھوئے اُسے راستہ دیا۔

رضا تیزی سے واش روم کی طرف بڑھا۔

لاتوں کے بھوت باتوں سے کہاں مانتے ھیں؟" احمد ذرا بیزاری سے بولا پھر اُس جگہ دراز ھو گیا جہاں ابھی کچھ لمحے پہلے رضا موجود تھا۔

کچھ یاد آنے پر احمد نے جیب سے موبائل نکالا اور پھر کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا۔

دوسری ھی گھنٹی پر فون اُٹھا لیا گیا۔

"وعلیکم السلام اسد بھائی۔۔۔کیسے ھیں آپ؟" اُس کا لہجہ ایک دم ھی خوشگوار محسوس ھونے لگا تھا۔

دوسری طرف اسد، فاطمہ خاتون اور انا کے ساتھ شام کے کھانے کی میز پر بیٹھا تھا۔

"اللہ کا کرم ھے احمد، تم اپنے بارے میں بتاؤ؟" اُس نے پوچھا اور ساتھ ھی ایک نوالہ منہ میں ڈالا۔

احمد کے نام پر تو انا کی آنکھیں چمکنے لگی تھیں۔ اُس کا بس نہیں چلا تھا کہ وہ اسد بھائی سے فون چھین لیتی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بات کرنے کے بعد اسد نے فاطمہ خاتون کو موبائل دیا تھا۔

احمد آپ سے بات کرنا چاہ رہا ہے۔" اسد نے کہا۔"

فاطمہ سے بات کرتے ہوئے احمد کو اپنی تھکاوٹ دور ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

اور اُن کی یہ بات سن کر وہ بہت ہنسا تھا جب اُنہوں نے کہا۔

اب کیا تم نے وہیں رہنے کا ارادہ کر لیا ہے ؟ مجھے تو ڈر ہے کہ کہیں کسی گوری کے "
ساتھ نہ لوٹو تم۔"

کیا ہو گیا ہے امی ؟ لگتا ہے آپ کو اب اپنے بیٹے پر یقین نہیں رہا۔" اُس نے ذرا "
سی خفگی دکھائی لیکن اُن کی اگلی بات پر وہ حیران رہ گیا تھا۔

مجھے تم پر پہلے کب یقین تھا جو اب نہیں رہے گا ؟" وہ مسکراہٹ دبائے کہہ رہی "
تھیں۔

کبھی کبھی تو لگتا ھے کہ مجھے کہیں کسی کچرے کے ڈبے سے اُٹھا کر لائی ھیں" آپ۔" اُس نے اپنا مشہورِ زمانہ خدشہ ایک بار پھر ظاھر کیا تھا۔

"نہ پریشان کریں نا امی میرے بھائی کو۔۔۔ اتنے دنوں بعد فون کیا ھے انہوں نے۔" پیچھے سے آتی انا کی آواز پر وہ اپنی جگہ پر اُٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔

"میری پری سے تو بات کروائیں امی۔" وہ کچھ بے صبری سے بولا۔

"یہ لو کر لو بات۔۔۔ تمہاری پری تو یہاں گھلتی جا رھی ھے تمہارے لئے۔" اُنہوں نے بتایا اور فون انا کی جانب بڑھا دیا۔

اسد نے نگاھیں ذرا سی اوپر اُٹھا کر انا کو دیکھا۔ اُسکی آنکھوں کی نمی وہ بخوبی دیکھ سکتا تھا۔

وہ فون پکڑتے ھی اپنی جگہ سے اُٹھی اور اُن دونوں کو چھوڑتی ھوئی باھر صحن میں چلی گئی۔ باہر رات قطرہ قطرہ تحلیل ھو رھی تھی۔

پری۔۔۔۔؟"فون سے گونجتی اُسکے بھائی کی آواز نے جہاں اُسے سکون پہنچایا"

تھاوہیں وہ جذباتی بھی ہوئی تھی۔

بھائی۔۔۔کیسے ھیں آپ؟"وہ یوں بولی جیسے فقط اُسکی خیریت سے غرض ھو۔"

اور حقیقت بھی تو یہی تھی۔

بھائی تو بہت خوبصورت، پیاراااور اچھا ھے۔۔۔تم بھی بھائی جیسی ھو یا نہیں؟"""

اُسکے معصومیت بھرے لہجے میں پوچھے گئے سوال پر وہ پیار سے مسکرائی۔

!!بس کردے کسی کے سامنے اپنی تعریف کرنا۔۔۔"

دوسری جانب رضا نے احمد کے سامنے ھاتھ جوڑے تھے۔جسے اُس نے خاصی

لاپرواہی سے نظرانداز کیا تھا۔

"آپ کی بہن آپکے جیسی ھی ھے بھائی۔۔۔بس تھوڑی سی پریشان ھے۔" وہ اب صحن میں چلتی ھوئی امرود کے درخت کے قریب آچکی تھی۔

"کیوں بھئی؟ پریشانی کس بات کی ھے؟ اب یہ تو میں نہیں پوچھنے والا کہ کسی نے مارا تو نہیں؟" وہ سنجیدگی لئے کہہ رہا تھا۔دوسری طرف انا نے اُسکی بات پر سر جھٹکا۔

"بھائی میں بچی نہیں ھوں اور آپ میرے ساتھ مذاق کرنا بند کریں گے؟" انا نے اپنی آنکھیں یوں سکیڑیں جیسے وہ اُسکے سامنے کھڑا ھو۔اُن کی عمروں میں زیادہ فرق نہیں تھا۔احمد تئیس سال کا تھا اور وہ اُس سے صرف ایک سال چھوٹی تھی۔

"نہیں کر رہا مذاق۔۔۔اور جانتا ھوں کہ تم بچی نہیں رھی ھو،اِسی لئے یہاں آگیا ھوں،اگر وہاں ھوتا تو تم ہر بات میں میرے ساتھ مقابلے کے لئے کھڑی ھو جاتی۔"

www.novelsclubb.com

احمد کا انداز محظوظ کن تھا۔سامنے بیٹھے رضا نے اُسے گھورا۔ مگر وہ اُسے دیکھ ھی کہاں رھا تھا۔

اُسکی بات پر انا کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔

"کیا کہا آپ نے۔۔۔؟میں مقابلے کے لئے کھڑی ھو جاتی یا آپ مجھے اُکساتے؟"

"کیا تم میری نقل نہیں کرتی ہر کام میں؟اگر یہ جھوٹ ھے تو بتاؤ؟"وہ جان بوجھ کر ھی اُسے باتوں میں اُلجھا رھا تھا۔

"کرتی بھی ھوں تو آپ کو کیا؟اپنے بھائی کی ھی کرتی ھوں کسی بندر کی نقل تو نہیں کرتی کم از کم۔"وہ اب واپس نارمل ھوتے ھوئے بولی۔

"بلکہ رُکیں۔۔۔۔کہیں آپ یہ تو نہیں کہنا چاہ رھے کہ آپ سے اچھا میں کسی بندر کی ھی نقل کر لوں؟"اب باری اُسکی تھی۔

احمد مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا۔

"اچھا چلو مذاق سے ہٹ کر بات کرتے ھیں۔۔۔یہ بتاؤ کہ اسد بھائی کی شادی کے بارے میں امی نے کچھ سوچا یا نہیں؟"

وہ اب کے سنجیدہ ھوا تھا۔

"ابھی بس شادی کا ھی سوچا ھے۔۔۔لڑکی نہیں ڈھونڈی۔"اُس نے جواب دیا۔

"اُنہیں بولنا میرے آنے سے پہلے ڈھونڈیں بھی نہیں۔۔۔ہم دونوں کی مجموعی رائے بھی تو اہمیت رکھتی ھے، کیوں؟"آنکھ مار کر کہنے والے انداز میں پوچھا تو اُس نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

"ظاہر ھے۔۔۔بالکل اھمیت رکھتی ھے، ھماری رائے کے بغیر پہلے کچھ ھوا ھے بھلا اِس گھر میں؟"

اور اگر وہ اُس کے سامنے ھوتا تو یہ بات کہہ کر وہ اُسکے تاثرات پر بہت ہنستی۔البتہ احمد دوسری طرف اُسکی بات سن کر بدمزہ ھوا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اب ایسی بھی بات نہیں ھے۔۔۔اِس کام میں تو ھماری رائے اھمیت رکھتی ھے، آخر ھماری بھی کوئی حیثیت ھے، دُلہے کے بہن بھائی ھیں ھم۔"اُس نے کچھ فخریہ انداز اپنایا۔

"اچھا دیکھ لیں گے پھر کتنی چلتی ھے ھماری۔۔۔آپ واپس تو آئیں پھر ھی کچھ ھو گا۔"آخر میں وہ ایک گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

"ارے آجاؤں گا۔۔۔اب اتنی جلدی بھی کیا ھے۔۔۔ابھی یہاں پر کچھ کام باقی ھے، اسد بھائی سے بھی بات کرنی تھی مجھے اِس سلسلے میں، باقاعدگی سے آفس تو جا رھے ھیں ناوہ؟"

احمد صوفے سے اُٹھتا ھوا اب ننگے پاؤں کارپٹ پر چلتا گلاس وال کے قریب پہنچا تھا۔باہر رات کی تاریکی پھیل رھی تھی۔افق کے کنارے پر اُبھرتا چاند زرد محسوس ھو رھا تھا۔

"ہر روز آفس کا چکر لگاتے ھیں۔۔۔پھر اُنہیں اور بھی کام ہوتے ھیں، یہاں بہت کچھ اکیلے سنبھال رہے ھیں وہ۔اور یہ بتائیں کہ بابا سے بات ہوتی ھے آپکی آخر میں؟" اُس نے سرسری سے انداز میں پوچھا۔

"بھائی کا آفس جانا ضروری ھے کیونکہ مجھے کسی اور پر بھروسا نہیں ھے اِس معاملے میں۔۔۔بابا سے چند ایک بار ھی بات ہوئی اُس کے بعد نہیں۔۔۔گھر پر نہیں آتے وہ؟"

احمد نے پوچھا تو وہ کچھ پل خاموش رہی پھر بتانے لگی۔

"نہیں۔۔۔" اُس نے یک لفظی جواب دیا۔کچھ پل خاموشی چھائی رہی۔

انا کی آنکھوں میں ایک عجیب سی تکلیف دہ سنجیدگی تھی۔پھر اُس نے ہولے سے سر جھٹکا۔

"اوہ ہاں۔۔۔یاد آیا بھائی، وہ جو آپکا دوست ہے نا حسیب جابر، وہ بھی یہاں اِسی گاؤں میں شفٹ ہو گیا ہے۔۔۔گھر بھی آیا تھا۔" اُس نے جیسے یاد آنے پر بتایا۔

"اوہ اچھا۔۔۔" وہ ذرا چونکنا ہوا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔زندگی رہی تو پھر بات ہو گی، اپنا خیال رکھنا۔"

وہ اُس کے اچانک یوں بولنے پر پہلے تو حیران ہوئی پھر اثبات میں سر ہلاتی اللہ حافظ کہنے لگی۔

★★★★★★

اگلے ہی پل اُس نے حسیب جابر کا نمبر ڈائل کیا تھا۔

"ہاں جابری؟ کیسے ہو؟"

"ٹھیک ہے۔۔۔ہاں پتہ چلا مجھے، گھر بھی گئے تھے تم۔"

دوسری جانب سے کوئی جواب آیا تو احمد کی سرمئی آنکھیں برف جیسی دکھنے لگیں۔۔۔یخ اور بے تاثر۔

اُس نے گلاس وال کے قریب کھڑے کھڑے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

رضا وہاں نہیں تھا۔شاید وہ سونے کے لئے اپنے کمرے میں جا چکا تھا۔احمد نے دوبارہ رُخ باہر کی جانب پھیر لیا۔سامنے سبزہ زاررات کی سیاہی میں گم ہوتا ھوا محسوس ھورھا تھا۔

"مجھے پوری طرح تحقیق کر کے بتاؤ جابری۔۔۔اُس کے ساتھ اُس کا دوسرا ساتھی کون ھے؟جو اُسکے ساتھ ہر کام میں ملوث ھوتا ھے۔۔۔میں جانتا ھوں کہ وہ یہ کام خود کبھی بھی نہیں کرے گا۔۔۔کوئی ھے جو اُس کے ماتحت ھے۔پتا کرو کہ وہ کون ھے۔"احمد کی آواز دھیمی تھی اور سرد بھی۔

"اتنا آسان کام نہیں ھے احمد۔۔۔تم کیوں پیچھے پڑ گئے ھو اُسکے جبکہ تم کوئی خفیہ ایجنٹ نہیں ھو،یہ کام تمہارا نہیں ھے،جن کا کام ھے وہ خود کرلیں گے۔"

دوسری طرف سے حسیب کوفت سے بولا تھا جیسے تنگ آچکا ھو۔

"قانون جہاں پہنچنا نہ چاھے وہاں اُنہیں پہنچنے دینا بھی نہیں چاھئے، جس طرح ایسے کلپرٹ ہر جگہ موجود ہو سکتے ھیں ویسے ھی اِن کو روکنے والے بھی ہر جگہ موجود ھو سکتے ھیں،اور تم میری بات کر رھے ھو؟ جس طرح کوئی بھی جرم چھوٹا نہیں ھوتا، ویسے ھی کوئی بھی انسان عام نہیں ھوتا جابری،جب تم میں قابلیت ھے تو تم کچھ بھی کر سکتے ھو۔۔۔میں نے کہا" کچھ بھی".

وہ اپنی بات پر زور ڈالتے ھوئے بولا۔

"ٹھیک ھے لیکن میں یہ کام کیسے کروں گا؟ کیسے ڈھونڈوں گا میں اُس شخص کو؟ اور اگر وہ مجھے مل بھی گیا تو ھم اُسکا کریں گے کیا؟"

"تمہیں بس حکیم شاہ پر نظر رکھنی ھے، وہ کن لوگوں سے ملتا ھے، کس سے بات کرتا ھے، اور زیادہ وقت کہاں گزارتا ھے، اُسکے قریبی تعلقات جاننے ھیں

تمھیں۔۔۔اور رھی بات اُس شخص کی کہ ھم اُس شخص کا کیا کریں گے تو یہ بات میں تمھیں پاکستان آ کر ھی بتاؤں گا۔"

اُس نے کہا اور پھر فون کان سے ہٹا لیا۔اگلے کتنے ھی لمحے وہ اپنی سرد نگاھیں ایک ھی نقطے پر جمائے کچھ سوچتا رھا۔

★★★★★★★

وہ سنگھار آئینے کے سامنے کھڑی اپنے وجود کو دیکھ رھی تھی۔سُرخ اینٹوں والی عمارت میں اُس کے کمرے کی کھڑکیوں کے آگے سفید پردے گرے ھوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

اُسکا لباس مکمل اور خوبصورت تھا اور سر پر جالی دار دوپٹہ۔

اُسکی سیاہ آنکھیں کچھ ڈھونڈ رھی تھیں،اپنے ھی وجود میں چھپے رازوں کو تلاش کر رھی تھی وہ۔ایسے راز جو صرف اُس تک محدود نہیں تھے۔

پھر اُس نے اپنے سر سے کھینچ کر اُس دوپٹے کو اتارنا چاہا۔ سیاہ آنکھیں گلابی پڑنے لگی تھیں۔

اُس نے اپنی گردن ذرا سی ٹیڑھی کر کے دائیں کندھے پر سے ہلکا سا کپڑا اہٹایا۔ وہاں کچھ نشان تھے۔ جیسے زخم بہت گہرائی میں ھو۔ یوں جیسے کسی نے بہت بے دردی سے چاقو اندر کھونپ دیا ھو۔

اُس نے کپڑا واپس اوپر کر دیا۔

پھر بائیں طرف سے بازو کلائی تک اوپر لے گئی۔ وہاں آخر میں بہت خوفناک سا نشان نظر آرھا تھا۔ یوں جیسے بہت دیر تک جلایا جاتا رھا ھو۔ مگر وہ صرف جلنے کا نشان نہیں تھا۔ اُس میں گہرائی تھی۔ زخم کی سی گہرائی۔

اُس نے ضبط سے آنکھیں میچ لیں۔

پھر جلدی سے بازو واپس ڈھکا۔اب وہ سنگھار آئینے پر اپنے ھاتھ جمائے آگے کو جھکی اپنا چہرہ دیکھ رھی تھی۔آنکھ سے ایک آنسو نکل کرر خسار پر گرتا چلا گیا۔

"تکلیفیں مضبوط بناتی ھیں۔۔۔اتنا مضبوط کہ انسان سلگتی لکڑیوں سا ھو جاتا ھے۔۔۔جو جل جل کر خاک ھو جاتی ھیں مگر اُف تک نہیں کر تیں۔۔۔۔بولنے کا حق چھین لیا جاتا ھے اور خاموشی کا لبادہ اوڑھ کر سہنے کی ترغیب دی جاتی ھے۔"

وہ خشک ھوتے لبوں سے بولی۔چاروں آنکھیں خاموشی سے ایک دوسرے کو گھورتے ھوئے اُسے سن رھی تھیں۔

"میں وہ لکڑی ھوں جو بول نہیں سکتی، جسے جلایا جاتا ھے تو وہ جل جاتی ھے۔۔۔مضبوطی کا ڈھونگ کرتے کرتے خاکستر ھو جانا زندگی چھین لیتا ھے،اور مجھ سے میری زندگی چھین لی گئی ھے۔۔۔"اُس نے گال پر پھسلتا آنسو بے دردی سے صاف کیا اور جالی دار دوپٹہ اُٹھاتی پلٹ گئی۔

سنگھار آئینہ اپنی جگہ پر سُن کھڑا رھا۔

www.novelsclubb.com

★★★★★★★★

جاری ہے---------------

www.novelsclubb.com